سوال

(25)خطبہ جمعہ عربی زبان کے علاوہ کسی دوسری زبان میں دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس امر میں کہ خطبہ جمعہ وغیرہ میں واسطے سمجھانے عربی نہ جاننے والوں کے، خطبہ عربی کا اردو، پنجابی یا فارسی میں حسب حاجت ترجمہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ (یوسف : ۴۰) ''فرمانروائی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔''

اگر کوئی شخص اس طور پر خطبہ پڑھے کہ اس میں عبارات عربی مثل آیات قرآنی اور احادیث اور ادعیہ ماثورہ کچھ نہیں ہوں تو یہ صورت جائز نہیں ہے۔ اور اگر ایسا نہیں کرے، بلکہ عبارات عربیہ کو بھی پڑھے اور اس کے بعد اس کا ترجمہ کر دے، تاکہ عوام الناس کو اس سے فائدہ پہنچے، یہ صورت جواز کی ہے۔

صحیح مسلم میں ہے:

''کانت للنبی ﷺ خطبتان یجلس بینھما یقرأ القرآن ویذکر الناس'' (صحیح مسلم، رقم الحدیث ۸۶۲)

''نبی ﷺ دو خطبے دیتے تھے، ان دونوں کے درمیان آپ ﷺ جلوس فرماتے۔ قراءتِ قرآن کرتے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے۔''

جب تک ترجمہ نہیں کیا جائے گا تو عوام الناس کیوں کر سمجھیں گے؟ اور تذکیر کا اختصاص بھی آنحضرت ﷺ کے ساتھ اس مقام میں کسی دلیل سے ثابت نہیں ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کافی وشافی ہے۔ واللہ أعلم بالصواب۔

حررہ أبو الطیب محمد المدعو بشمس الحق العظیم آبادی۔ عفی عنہ۔
ابوالطیب محمد شمس الحق محمد اشرف عفی عنہ ابو عبداللہ محمد ادریس
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

صفحہ نمبر133

محدث فتویٰ